بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۹۹۱ء میں وسط ایشیائی ریاستوں کی آزادی اور پھر نومبر ۱۹۹۲ء میں پاکستان، ایران اور ترکی پر مشتمل تنظیم برائے اقتصادی تعاون [ECO] میں ان کی شمولیت کے بعد سے ان ممالک کے ساتھ وسیع تر اقتصادی تعلقات کے قیام کے لیے پاکستانی حکام مسلسل کوشاں رہے ہیں۔ ماضی میں پاکستان اور ان ممالک کے درمیان اعلیٰ اختیاراتی وفود کے تبادلے ہوتے رہے ہیں۔ اور ان کے نتیجے میں اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کے لیے مختلف معاہدات پر بھی دستخط ہوتے رہے ہیں۔

ستمبر میں وزیر اعظم پاکستان قازقستان اور کرغیزستان کے پانچ روزہ سرکاری دورے پر تشریف لے گئیں، جب کہ اکتوبر کے دوسرے ہفتے میں صدر پاکستان نے آذر بائیجان کا تین روزہ سرکاری دورہ کیا۔ سربراہ حکومت اور سربراہ مملکت کے ان دوروں کے دوران بھی باہمی تعاون کو فروغ دینے کی غرض سے متعدد سمجھوتوں پر دستخط ہوئے۔

پاکستان اور وسط ایشیائی ریاستوں کے مابین اقتصادی تعلقات، مذہبی روابط اور ثقافتی رشتوں کی از سرِ نو بحالی کے عمل میں دو طرفہ معاہدات کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ان سمجھوتوں پر عمل درآمد کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو جلد از جلد دور کرنے کی کوئی سبیل نکالی جائے۔ وسط ایشیائی ریاستوں کی قیادتوں کے رویوں سے یہ حقیقت بتدریج واضح ہوتی جا رہی ہے کہ جنوبی ایشیا اور اس کے راستے عالمی منڈیوں کے ساتھ تجارت کی بحالی سے وابستہ اپنے اقتصادی مفادات کو وہ افغان صورتِ حال کا یرغمالی سمجھتے ہیں۔ افغانستان میں قیامِ امن کے آثار دور دور تک نظر نہیں آتے۔ بد قسمتی سے پاکستانی قیادت کی طرف سے افغان پالیسی کے ضمن میں نامناسب اور غیر مربوط مہم جویانہ اقدامات کی بدولت پاکستان افغان سیاست میں مؤثر کردار ادا کرنے کی اپنی سابقہ پوزیشن برقرار نہیں رکھ سکا ہے۔

دوسری طرف وسط ایشیائی ریاستیں، آزادی کے بعد کے موجودہ عبوری دور میں، اپنے مستقبل کی راہ متعین کرنے کے عمل میں انتہائی بے تابی کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ خدشہ اس بات کا ہے کہ اگر پاکستان نو آزاد وسط ایشیائی ریاستوں کے ساتھ ہمہ جہتی روابط کی بحالی میں اب تک رکاوٹ بننے والی افغان خانہ جنگی ختم کرانے میں مؤثر کردار ادا کرنے کے لیے آگے نہیں بڑھتا، تو پاکستان اور اس پورے خطے کی اقتصادی خوشحالی سے متعلق تمام منصوبے تشنۂ تکمیل رہ جائیں گے۔ خطے میں لڑی جانے والی اقتصادی جنگ کے پس منظر میں مغرب اور بعض دیگر طاقتوں کو، مالی وسائل، ٹیکنالوجی اور انفراسٹرکچر کی تعمیر سے متعلق وسیع تجربات کی بنا پر پاکستان پر واضح فوقیت حاصل ہے۔ اقتصادی، سیاسی اور دفاعی شعبوں میں روس پر مکمل انحصار کی کربناک صورتِ حال سے دوچار، اور معیشت کی روز افزوں بگڑتی ہوئی صورتِ حال کو جلد از جلد سنبھالا دینے کے لیے بے قرار وسط ایشیائی قیادتیں اپنا رُخ مکمل طور پر مغرب اور ان دیگر طاقتوں کی طرف بھی موڑ سکتی ہیں۔ پاکستان کے لیے یہ صورتِ حال کتنی اذیت ناک ہوگی، یہ محتاجِ وضاحت نہیں ہے۔

م ا خ